46597-دوران طواف حطیم میں سے گزرنا

سوال

بعض لوگ دوران طواف حطیم کے دروازے سے داخل ہوکر دوسری طرف نکل جاتے ہیں اور حطیم کے باہر سے طواف مکمل نہیں کرتے خاص کرشدید ازدھام کے وقت ایسا ہوتا ہے ، توکیاان کا طواف صحیح ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

"یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ بعض لوگ
دورانِ طواف ازدھام کے دنوں میں حطیم کے ایک دروازے سے داخل ہوکردوسرے دروازے سے
نکل جاتے ہیں، وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ آسان اورزیادہ قریب ہے، لیکن ایسا کرنا
بہت بڑی غلطی ہے، کیونکہ جوشخص بھی ایسا کرے وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کررہا اوراس
کا یہ طواف شمار نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(ولیطَّوفوا بالبیت العتیق)

{اور اللہ تعالی کے قدیم گھر کا طواف
کریں} الحج (29)

اورپھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی حطیم کے پیچھے سے ہی طواف کیا ہے، لہذا جب کوئی انسان حطیم کے اندر سے طواف کرتا
ہے تواسے بیت اللہ کا طواف کرنے والا شمار نہیں کیا جائے گا، اوراس کا طواف صحیح
نہیں ہوگا، یہ مسئلہ بہت خطرناک ہے اورخاص کرجب طواف رکن ہوجس طرح عمرہ کا طواف
اورطواف افاضہ رکن ہے، اوراس کا علاج یہ ہے کہ ہم حجاج کرام کے سامنے یہ بیان کریں
کہ ان کا طواف اس وقت تک صحیح نہیں جب تک پورے بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے
اور حطیم بھی بیت اللہ میں شامل ہے ۔

حطیم یعنی حجر کو حجر اسماعیل کا نام
دینا :

اس مناسبت سے میں چاہتا ہوں کہ یہ
بیان کردوں کہ حطیم کو بہت سے لوگ حجر اسماعیل کا نام دیتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے
کہ اسماعیل علیہ السلام تو اس کے بارہ میں جانتے تک نہ تھے، اور نہ ہی یہ ان کا گوشہ
ہے، بلکہ یہ تو اس وقت بنا جب قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی اور ان کے پاس خرچہ کم
ہو گیا تو اور وہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورے کعبہ کی تعمیر نہ کر سکے
تو انہوں نے اس جانب کو باہر نکال دیا اور اسے حطیم اور حجر کہا جانے لگا، لہذا اسماعیل
علیہ السلام کو اس کے بارے میں کوئی علم نہیں اور نہ ہی ان کا اس میں کوئی عمل ہی
شامل ہے۔

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو طواف
کرتے وقت کعبہ کو اپنے بائیں جانب رکھنے کا اہتمام نہیں کرتے بلکہ آپ انہیں دیکھیں
گے کہ وہ اپنی عورتوں کے ساتھ طواف کر رہا ہے اور اپنے کسی دوست کے ہاتھوں کو پکڑ کر عورتوں
کے بچاؤ کے لیے حصار بنائے ہوئے طواف کر رہا ہے اور کعبہ کو اپنے پیچھے کیا ہوا ہوگا
اور اس کا دوسرا دوست اس طرح طواف کر رہا ہوتا ہے کہ کعبہ اس کے سامنے ہوتا ہے، یہ
بھی بہت بہت بڑی غلطی ہے۔

اس لیے کہ اہل علم کہتے ہیں :

صحیح طواف کیلئے دوران طواف کعبہ
کو بائیں جانب رکھنا شرط ہے، لہذا اگر کسی نے کعبہ اپنی پیٹھ پیچھے یا سامنے رکھا
یا پھر اپنی دائیں جانب رکھا تو اس کا یہ طواف صحیح نہیں ہوگا، چنانچہ انسان پر واجب
ہے کہ وہ اس معاملہ کا خیال رکھے، اور اسے پورے طواف میں کعبہ کو بائیں جانب رکھنے
کی کوشش کرنی چاہیے۔

اور کچھ لوگ کعبہ کو شدید بھیڑ کی وجہ
سے چند قدم اپنی پیٹھ پیچھے یا پھر سامنے کر لیتے ہیں، یہ بھی غلط ہے، لہذا آدمی پر واجب
ہے کہ وہ اپنے دین کے لیے احتیاط سے کام لے، اور عبادت میں اللہ تعالی کی حدود کا
علم رکھے قبل اس کے کہ وہ ان حدود میں جا پڑے تا کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت بصیرت کے
ساتھ کر سکے۔

اور آپ اس پر تعجب کرینگے کہ کوئی شخص
جب کسی ایسے ملک جانے کا ارادہ کرے جس کے راستے کا ہی اسے علم نہ ہو تو اس ملک کی

جانب اس وقت تک سفر نہیں کرتا جب تک وہ اس کے بارہ کسی سے پوچھ نہ لے اوراس راستے کو تلاش نہ کرلے ، اورپھر یہی نہیں بلکہ وہ آسان ترین راستہ تلاش کرتا ہے تاکہ وہاں آسانی اورسہولت کے ساتھ پہنچ سکے ، اور بغیر راستہ بھولے اور ضائع ہوئے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے ۔

لیکن دینی معاملات میں بہت سارے لوگ — بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ — عبادت میں مشغول ہوجاتے ہیں اورانہیں اس کے بارہ میں اللہ تعالی کی حدود کا علم ہی نہیں ہوتا ، یہ کمی ہے بلکہ بہت بڑی کوتاہی ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے اپنے اوراپنے مسلمان بھائیوں کے لیے ہدایت طلب کرتے ہیں ، اوردعاگو ہیں کہ وہ ہمیں ایسے لوگوں میں سے بنائے جوان حدود کا علم رکھتے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پرنازل فرمایا ہے ۔ انتہی .